not

نام کتاب: شمائل کبریٰ (سات جلدیں)

مؤلف: مفتی محمد ارشاد قاسمی

ناشر: زمزم پبلشرز، نزد مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی

صفحات: جلد۱، ۵۸۲، جلد۲، ۲۸۲، جلد۳، ۵۵۸، جلد۴، ۴۷۸، جلد۵، ۴۷۹، جلد۶، ۴۱۲، جلد۷، ۳۴۸،

قیمت: درج نہیں

تبصرہ نگار: ڈاکٹر عبدالحیٔ ابڑو، اسلام آباد

اللہ تعالیٰ نے آقائے دو جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ''اسوۂ حسنہ'' قرار دیا ہے، اور یہ ہر با شعور مؤمن کی دلی خواہش رہی ہے کہ اس کے لیل و نہار آقائے دو جہاں ﷺ کے طرزِ معاشرت کی پیروی میں گزریں، اس کا سونا جاگنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، پہننا اوڑھنا، لین دین، میل ملاقات، شادی بیاہ اور اپنے پروردگار سے رشتہ و تعلق سب کچھ اسی اسوۂ حسنہ کے مطابق ہو، اللہ کے بعض نیک بندوں نے ہر دور میں اپنے قلم اور عمل سے اس اسوۂ حسنہ کی تصویریں پیش کی ہیں، عام ذخیرۂ احادیث میں جہاں اس کی جھلکیاں موجود ہیں، وہیں ''شمائل رسول ﷺ'' تدوین حدیث کی ایک الگ صنف بن گئی ہے، متعدد محدثین نے شمائل پر احادیث یک جا کی ہیں، یا ان کی تشریح و توضیح کے لئے قلم اٹھایا ہے، برصغیر کے اہل علم و دانش نے مقامی زبانوں اور بالخصوص اردو میں شمائل پر جو متعدد تالیفات مرتب کی ہیں، ان میں سے تازہ ترین کاوش مفتی محمد ارشاد قاسمی کی زیر نظر تالیف ہے، مفتی صاحب مدرسہ ریاض العلوم، گوریني (جون پور، اترپردیش) میں حدیث کے استاد ہیں انھوں نے کوشش کی ہے کہ آقائے

دو جہاں ﷺ کی ''پیاری پیاری سنتیں'' اس طرح یک جا کر دی جائیں کہ انہوں پڑھ کر مؤمنین کے دلوں میں پیروی کی خواہش اور شوق پیدا ہو جائے، کتاب کی رفتارِ اشاعت اور مختلف جلدوں پر متعدد بزرگوں کی تقاریظ دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ جناب مؤلف کی کاوش کو پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

پہلی جلد میں ''کھانے پینے، لباس، نیند و بیداری، خواب اور امورِ زینت کے متعلق (آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے) پاکیزہ حالات کا مفصل بیان ہے۔ (جلد اول/ص ۳۵) دوسری جلد میں ''آپ ﷺ کے معاملات خرید و فروخت، ہدیہ، قرض، گھوڑے اونٹ گھوڑے اونٹ بکری پالنے اور آپ ﷺ کی سواری اور سفر کے متعلق سنن و عادات اور اقوال و تعلیمات کا مفصل ذکر ہے''۔ (ص ۱۷) تیسری جلد آپ ﷺ کے مکارم اخلاق سے متعلق ہے، اس جلد کے آغاز میں اخلاق سے متعلق ایسی احادیث یک جا کی گئی ہیں جن میں مکارم کی تاکید اور ان کے متنوع فضائل اور ترغیبات کا ذکر ہے، چوتھی جلد میں آپ ﷺ کے ''جسمانی احوال و صفات اور پاکیزہ خصائل و شمائل بسط و تفصیل سے ذکر کیے گئے ہیں۔(ص ۴۴) پانچویں جلد میں ''طہارت، مسواک، وضو، غسل، تیمم، مسح، مسجد، اذان اور نماز کے متعلق آپ ﷺ کے پاکیزہ شمائل کا تذکرہ یک جا کیا گیا ہے''۔ (ص ۲۸) چھٹی جلد میں آقائے دو جہاں ﷺ کی ''نماز کی مکمل تصویر اور اس کے تفصیلی نقشے کو سنن و آثار کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے''۔ (ص ۲۱) ساتویں اور تا حال آخری جلد بھی نماز ہی سے متعلق ہے، اور اس میں آقائے دو جہاں ﷺ کی ''صلوٰۃ اللیل، نماز تہجد، تراویح، وتر، اشراق، چاشت، تحیۃ الوضو و المسجد، نماز استخارہ، صلوٰۃ التسبیح، نماز کسوف و خسوف و استقا، نماز جمعہ، نماز عید و بقر عید و نماز سفر'' کے متعلق احادیث و آثار کی تشریح و توضیح کی گئی ہے۔ آئندہ جلدوں میں جناب مؤلف نماز جنازہ، زکوٰۃ، روزہ، رویت ہلال اور اعتکاف وغیرہ کے بارے میں شمائل نبوی ﷺ کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

جناب مؤلف نے کتاب کے انداز ترتیب و تالیف کے بارے میں لکھا ہے:

> مؤلف نے التزام کیا ہے کہ شمائل کے متعلق حدیث اور سیرت وغیرہ کی کتب معتبرہ میں جو مضامین مذکور ہیں بالاستیعاب آ جائیں، حتی الوسع سنن کا کوئی گوشہ مخفی نہ رہ جائے، نیز ہر باب کے متعلق صحیح، حسن، ضعیف جو روایتیں مل سکی ہیں، لی گئی ہیں جیسا کہ اصحاب سیر و شمائل کا طریقہ رہا ہے، البتہ واہی اور موضوع سے گریز کیا گیا ہے، تاہم ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ جیسی گرفت کا لحاظ نہیں کیا گیا

ہے۔(ج۱،ص۳۳)

صحیح احادیث کے ساتھ ضعیف احادیث سے استفادے کو اس لئے جائز قرار دیا گیا ہے کہ ''محدثین وفقہاوغیرہ نے کہا ہے کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل وترغیب وترہیب میں جائز اور مستحب ہے، تاوقتیکہ موضوع نہ ہو''۔(ج۱،ص۵۲) چنانچہ جناب مؤلف نے کتاب میں ضعیف احادیث کی اچھی خاصی تعداد شامل کرلی ہے، مگر ان کے ضعف کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا، ہماری محدود معلومات کی حد تک جن بزرگوں نے ترغیب وترہیب کے لئے ضعیف اقوال سے استناد کو جائز قرار دیا ہے، ان میں سے بھی محتاط بزرگ اس پر زور دیتے رہے ہیں کہ ضعیف حدیث بیان کرتے ہوئے اس کی استنادی حیثیت واضح کردی جائے، نیز ان ضعیف احادیث میں بھی اخذ وانتخاب کیا جائے۔فضائل اعمال میں ضعیف احادیث بیان کرتے ہوئے خیال رکھا جائے کہ ضعف شدید نہ ہو، راوی کذاب یا متہم بالکذب نہ ہو، روایت میں فحش غلطیاں نہ کرتا ہو، نیز حدیث کا موضوع عمومی اصول اور قاعدہ کلیے سے متصادم نہ ہو۔

یہ بھی واضح رہے کہ امام بخاری، امام مسلم، یحییٰ بن معین، ابن حزم، قاضی ابوبکر ابن العربی، ابو شامہ، ابن تیمیہ اور ابن قیم جیسے بزرگ (جنھیں حدیث میں تلبیس و تدلیس کرنے والوں سے سابقہ پڑا، اور ان کے ذریعے پیدا ہونے والے بگاڑ سے آگاہی ہوئی) ضعیف حدیث پر عمل کی بنیاد رکھنے کو جائز نہیں سمجھتے، اور یہ سب کچھ ان بزرگوں کے آثار میں موجود ہے، امر واقعہ یہ ہے کہ ضعیف احادیث کی روایت میں افراط سے دین کا توازن متاثر ہوا ہے۔

جناب مؤلف نے ہر جلد کے آغاز میں جہاں متعلقہ جلد کے محتویات پر گفتگو کی ہے، وہیں ''شمائل کبریٰ'' کے اس وصف کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کتاب اپنے موضوع پر ''نہایت ہی جامع اور مکمل'' ہو، غالباً یہی جامعیت اور کاملیت انھیں مجبور کرتی رہی ہے کہ قرآن مجید اور صحاح ستہ کی احادیث کے ساتھ ضعیف روایات کو نظر انداز نہ کیا جائے۔اگر وہ صرف صحیح اور حسن احادیث پر مشتمل شمائل نبویہ کا مستند مجموعہ تیار کرتے، چاہے وہ ضعیف احادیث کے بغیر اتنا جامع اور مکمل نہ بھی ہوتا، تو موجودہ دور فتن میں زیادہ موزوں رہتا، اب جب کہ شمائل کبریٰ پر کام آگے بڑھ رہا ہے اور مقبول بھی ہو رہا ہے، تو جناب مؤلف سے کم ازکم یہ توقع رکھنا غلط نہ ہوگا کہ استاد حدیث کی حیثیت سے وہ احادیث بیان کرتے ہوئے ان کا درجہ استناد بتاتے چلے جائیں۔

جہاں تک جناب مؤلف کی محنت اور استقصا کا تعلق ہے، وہ مبارک باد کے مستحق ہیں، البتہ بعض

جگہ احادیث و آثار کے بیان میں تکرار پایا جاتا ہے، نیز مشکوۃ المصابیح، کنز العمال یا سیرت الشامی جیسے ثانوی مراجع سے استفادہ چنداں مناسب نظر نہیں آتا، جب کہ اول الذکر دو کتابیں مستند مجموعہ ہائے احادیث کا انتخاب ہیں، اور سیرت الشامی میں ہر طرح کی رطب و یابس روایات جمع کردی گئی ہیں، زبان و بیان میں سلاست اور بالخصوص آقائے دو جہاں ﷺ کی ذات گرامی سے الفت و محبت کا اظہار از حد دل کش ہے۔

زمزم پبلشرز کے کارپرداز پروف خوانی پر خاصی توجہ دیتے ہیں، تاہم اگر پہلے ایک دو پروف پڑھے جاتے ہیں تو ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک اور پروف کا اضافہ کرلیا جائے، بالخصوص عربی عبارات زیادہ توجہ چاہتی ہیں۔ السیرہ کے صفحات اس بات کے متحمل نہیں کہ پروف کی جملہ اغلاط کی ایک ایک کرکے نشان دہی کی جائے، کتاب کی طباعت عمومی دینی کتابوں کے مروجہ معیار سے بہتر ہے۔

نام کتاب: شرح شمائل ترمذی

مؤلف: مولانا عبدالقیوم حقانی

صفحات: جلد اول ۶۳۸، ج دوم ۵۸۲

قیمت: درج نہیں۔

ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابو ہریرہ، خالق آباد، نوشہرہ، سرحد

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن، (کراچی)

سیرت طیبہ میں شمائل نبوی ایسا موضوع ہے جو خصوصیت کے ساتھ سیرت نگاروں کی توجہ کا مرکز رہا ہے، پھر شمائل کے موضوع پر لکھی گئی کتب میں ابتدا ہی سے شمائل ترمذی کو جو اہمیت اور مقام حاصل رہا ہے وہ بھی اہل علم سے پوشیدہ نہیں، شمائل ترمذی کی مقبولیت پر مدارس دینیہ کے نصاب میں اس کی شمولیت کے سبب اس کا شمار ان مخدوم کتب میں ہوتا ہے جن کی کثرت سے شرحیں لکھی گئی ہیں، اور جن پر کام کرنا اہل قلم کے لئے ہمیشہ باعث اعزاز و افتخار رہا ہے۔

شمائل ترمذی کی لکھی گئی شرح کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ وہ شروحات جو درسی ضرورتوں کی تکمیل کی غرض سے تحریر کی گئی ہیں۔

۲۔ وہ شروح جن کی تحریر و ترتیب درسی اغراض سے ہٹ کر کی گئی ہے۔

زیرنظر شرح پہلی قسم سے تعلق رکھتی ہے، فاضل مؤلف چوں کہ عرصے سے تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ درس و تدریس سے وابستہ ہیں، اس لئے اس میں عالمانہ اسلوب اور درسی خصوصیات دونوں ہی نظر آتی ہیں، اور شاید اسی بنا پر بعض ادق اور خالص عالمانہ مگر درسی اسلوب کے مباحث بھی اس میں شامل ہیں، مثال کے طور پر ابتدا میں بسملہ سے کتاب کے آغاز کی بحث، اور اس کے فوراً بعد الحمد للہ کی بحث۔

کتاب میں احادیث کا مفہوم، متعلقہ مباحث، ابواب کا ربط، الفاظ حدیث کی شرح، روایات حدیث کا مختصر تذکرہ، سند کی بحث اور بعض مقامات پر اس کی خصوصیات، بیان حکمت وغیرہ سب ہی کچھ موجود ہے۔

اس شرح کی چند خصوصیات یہ ہیں:

۱۔ شمائل ترمذی کی ہر حدیث کا متن بمع سند درج کر کے اس پر اعراب لگایا گیا ہے۔ اگر چہ بعض مقامات پر اعرب درست طور پر نہیں لگ سکے، لیکن ایسے مقامات کم ہیں۔

۲۔ متن حدیث کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔

۳۔ روایات حدیث کا مختصر احوال اور سند کے متعلقات کو بھی اکثر ضبط کیا گیا ہے۔

۴۔ مشکل الفاظ کے معانی اور مفاہیم بھی متعین کئے گئے ہیں۔

۵۔ جہاں الفاظ حدیث بظاہر متعارض معلوم ہوتے ہیں ان کی وضاحت کی گئی ہے۔

۶۔ جہاں ضرورت محسوس کی گئی وہاں ترجمۃ الباب سے حدیث کی مطابقت کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

۷۔ ذیلی عنوانات قائم کر کے مباحث کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے، تا کہ استفادہ سہل ہو سکے۔

۸۔ ابواب کے باہمی ربط کو بھی واضح کیا گیا ہے۔

۹۔ بعض مقامات پر متعلقہ حدیث سے استنباط مسائل کی جانب بھی توجہ دلائی گئی ہے۔

اس لحاظ سے یہ شرح اہم اور درسی ضرورتوں کی تکمیل کرتی ہے۔

دوران مطالعہ چند باتیں سامنے آئیں، جنہیں اس غرض سے ذکر کیا جا رہا ہے کہ اگر مناسب سمجھا جائے تو آئندہ ایڈیشن میں انہیں بھی ملحوظ رکھا جائے، مثلاً

۱۔ اکثر مقامات پر متن کے علاوہ جو عربی عبارتیں دی گئی ہیں۔ ان کے اردو ترجمے کا التزام نہیں کیا گیا، جس سے عام قاری کے لئے استفادہ مشکل ہو جاتا ہے۔

۲۔ فہرست عنوانات آخر میں دی گئی ہے، بہتر ہوگا کہ اسے رجحان کے مطابق آغاز میں دے دیا

جائے۔

۳۔ کتب سیرت میں بہت سی کمزور باتیں موجود ہیں، جن کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب انتساب محل نظر ہے، ایسی روایات المواہب اللدنیہ، شرح زرقانی، الشفاء، قاضی عیاض میں بہ کثرت موجود ہیں، جن سے اس شرح میں بہ کثرت استفادہ کیا گیا ہے، بہتر ہوگا کہ ان کی روایات کو بیان کرتے ہوئے ان کی استنادی حیثیت کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

۴۔ حوالہ جات دینے کا التزام کیا جائے، جو دیئے گئے ہیں وہ نا کافی ہیں۔

۵۔ بہت سے مقامات پر نا نون ماخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر کتاب قابل استفادہ اور دری ضرورت کو پورا کرتی ہے، اور طباعت و کاغذ عام رجحان کے مطابق ہے۔

نام کتاب: بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگو ئیاں (ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں)

تحقیق: ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے

ناشر: دار الکتاب، اردو بازار، لاہور

صفحات: ۱۲۰

قیمت: ۶۰/روپے

تبصرہ نگار: محمد احمد حافظ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی بعثت کے بارے میں دنیا کی بیشتر قدیم کتب مقدسہ میں ذکر موجود ہے، وقتاً فوقتاً ایسی تحقیقات سامنے آتی رہتی ہیں، جو اہل علم کے لئے راحت قلب ونظر کا سامان کرتی ہیں، زیر تبصرہ کتاب ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے کی تحقیق کا نچوڑ ہے جو انہوں نے اپنے دھرم کی مقدس کتابوں کا دقتِ نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد پیش کیا۔

اصلاً یہ دو کتابوں کا مجموعہ ہے، اول الذکر کا نام، نراشنش اور انتم رِشی (محمد بحیثیت خاتم النبیین) ثانی الذکر کا نام: کلکی اوتار اور حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، یہ دونوں کتابچے ہندی میں تھے، جن کا انگریزی ترجمہ انڈونیشیا کے ایک ناشر نے چھاپ دیا ہے، زیر تبصرہ کتاب جناب محمد ایوب

انصاری کے ترجمے پر مشتمل ہے، جس کی ''مناسب حال درستگی'' جناب ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری (حال مقیم امریکا) نے کی ہے، ہمیں حیرت ہے کہ کتاب کے بیرونی اور اندرونی ٹائٹیل پر بطور مرتب و مدون ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری کا نام درج ہے، لیکن اصل مصنف اور مترجم کا نام نہیں، اس فرد گذاشت کا تدارک ضروری ہے۔

پنڈت وید پرکاش اپادھیائے الہ آباد کی ایک تحصیل مجھن پور کے قصبے برہم پور میں پیدا ہوئے، ان خاندان میں پہلے سے پڑھنے لکھنے کا ذوق تھا جو قدرتی طور پر پنڈت وید پرکاش صاحب میں بھی منتقل ہوا، پنڈت صاحب سے مختلف تعلیمی منازل طے کرتے ہوئے کئی انعام بھی حاصل کیے، زیر تبصرہ کتاب ان کی علمی جستجو کی ہی گواہی نہیں دیتی بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قلبی محبت کا ثبوت بھی مہیا کرتی ہے، مناسب کاغذ پر شائع کی گئی۔ یہ کتاب ایک اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

رحمانیہ
سوئیٹس
اینڈ ڈیری
REHMANIA SWEETS &
DAIRY
﴿بالمقابل فردوس سینما، ٹھنڈی سڑک۔ حیدرآباد﴾
فون: 780868